104148 ـ عدالت میں حنفی مسلك كے مطابق ولی كے بغیر عقد نكاح كیا گیا

سوال

میں عراق سے تعلق ركھتا ہوں اور چھ برس قبل شادی ہوئی میرا ایك بچہ بھی ہے، عراق میں حنفی مسلك كے مطابق عدالت میں كیا جاتا ہے، عقد نكاح كے وقت لڑكی كا والد وہاں موجود تھا لیكن جج كے سامنے صرف میں اور لڑكی ہی گئے كیونكہ كسی اور كو جانے كی اجازت نہیں، لیكن لڑكی اور میرے والد نے بطور گواہ نكاح نامہ پر دستخط كیے، كیا ہماری شادی صحیح ہے، اور كیا مجھ پر كچھ لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی آپ كو دینی امور میں حرص ركھنے پر جزائے خیر عطا فرمائے، لیكن آپ نے یہ كام بہت دیر سے كیا ہے آپ كو چاہیے تھا كہ آپ اس حادثہ كے فورا بعد تاخیر كیے بغیر دریافت كیا ہوتا تو بہتر تھا، لیكن لگتا ہے كہ آپ كو علم نہیں تھا كہ اس طریقہ سے نكاح غلط ہوتا ہے.

دوم:

بعض ممالك میں عقد نكاح حنفی مسلك كے مطابق شرعی عدالت میں كئے جاتے ہیں، آپ دیكھیں كے وہاں نكاح خوان بلند آواز سے كہتا ہے كہ عقد نكاح كتاب و سنت اور امام ابو حنیفہ كے مسلك كے مطابق كیا جا رہا ہے!

جو كہ شریعت كے مخالفت ہے، كسی بھی مسلمان شخص كو اپنی عبادت معاملات میں كسی معین مسلك پر اعتماد نہیں كرنا چاہیے، اور ملكوں كو بھی ایسا نہیں كرنا چاہیے، كیونكہ ہو سكتا ہے مذاہب میں شریعت كے مخالف بھی ہو، اور یہ بھی ہو سكتا ہے كہ اس سے زیادہ صحیح پایا جاتا ہو، تو پھر سب معاملات میں كسی ایك معین مذہب پر اعتماد كیسے كیا جا سكتا ہے؟!

اس طریقہ كے مطابق عقد نكاح كرنے والے شخص كا رد كرنے كا آسان طریقہ یہ ہے كہ اسے كہا جائیگا: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے كس طریقہ پر عقد نكاح كیا جاتا تھا ؟!

عقلمند شخص جانتا ہے كہ یہ عبارت صحیح نہیں بلكہ باطل ہے، اور وہ یہ بھی علم ركھتا ہے كہ نبی كریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے کسی کا بھی یہ عبارت بول کر نکاح نہیں کیا، اور عقلمند شخص یہ بھی جانتا ہے کہ آئمہ کرام نے بھی اس طرح شادیاں نہیں کیں، ان آئمہ کرام میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود بھی شامل ہیں !

بلکہ یہ چیز تو صرف متعصب قسم کے لوگوں سے معلوم ہوا ہے، اور ان لوگوں کا تعصب یہاں تك جا پہنچا ہے کہ وہ گمان کرنے اور کہنے لگے ہیں کہ جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ بھی فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کیا کریں گے!!

حنفی مسلك میں عقد نکاح کے وقت ولی کی شرط نہیں ہے بلکہ عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، جو کہ قرآن مجید اور سنت صحیحہ کے مخالف ہے.

جب عورت کا ولی کے بغیر نکاح ہو تو یہ نکاح باطل ہو گا کیونکہ حدیث میں اسے باطل قرار دیا گیا ہے، آپ اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (7989) کا مطالعہ کریں.

اکثر طور پر عدالتمیں جانے سے قبل ہی عقد نکاح ہوجاتا ہے، اس طرح آدمی عورت کے ولی سے موافقت طلب کر کے مہر کی تحدید کرتا ہے اور دونوں خاندانوں کے کچھ افراد کی موجودگی میں عقد نکاح کیا جاتا ہے، اور پھر بعد میں عقد نکاح کی توثیق شرعی عدالت یا دوسرے محکمہ سے کرائی جاتی ہے، اس طرح عدالت یا نکاح رجسٹرار کا کام تو صرف نکاح کی توثیق ہوا جس میں کوئی حرج کی بات نہیں.

لیکن ... اس عقد نکاح کے صحیح ہونے میں علماء کرام کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جائیگا کہ جب حاکم اور قاضی و جج اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگائے تو اس حکم کو توڑا نہیں جائیگا، اس صورت میں اس نکاح کا صحیح کہا جائیگا تا کہ لوگ پریشانی میں مبتلا نہ ہوں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارہ میں کہتے ہیں:

" اگر حاکم اس عقد نکاح کے صحیح ہونے کا حکم دے یا پھر حاکم عقد نکاح کا ولی ہو تو اس کے حکم کو نہیں توڑا جائیگا، اور اسی طرح باقی فاسد نکاح بھی.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس کے حکم کو توڑا جائیگا کیونکہ یہ نص کے خلاف ہے، لیکن پہلا قول اولی ہے؛ کیونکہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں اجتہاد جائز ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: المغنی (9 / 346).

اور جب آپ احتیاط چاہتے ہیں تو آپ بیوی کے ولی سے کہیں کہ وہ عقد نکاح دوبارہ کر دے، اس طرح وہ آپ سے کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا، اور اسے قبول کر لیں، نکاح کی پہلی توثیق ہی کافی ہے، عقد نکاح

میں احتیاط کا تقاضہ یہی ہے اور اولی بھی تا کہ بغیر کسی شبہ کے عقد نکاح صحیح ہو.

واللہ اعلم .